

بچوں کی حکایات



(حصہ 1)

# نور کا کھلونا



- 22 \* کثرت سے دُروود پاک پڑھنے والے بچی 1 \* مدنی مٹے کا رونا کام آگیا!
- 27 \* چھوٹی مصیبت نے بڑی مصیبت سے بچالیا 11 \* نیکسن مٹے کی انفرادی کوشش
- 30 \* مدنی مٹے کا جوش ایمانی 17 \* باب المدینہ (کراچی) کا خوف خدا رکھنے والا مدنی مٹا

مکتبۃ المدینہ  
دعوتِ اسلامی  
SC 1286

مکتبۃ المدینہ  
دعوتِ اسلامی

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 آمَنَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کثرت سے دُرود پاک پڑھنے والی بچی

ایک مرتبہ حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وُضُو کرنے کے لئے ایک کنویں پر گئے مگر اُس سے پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز پاس نہ تھی۔ شیخ پریشان تھے کہ کیا کریں؟ اتنے میں ایک اونچے مکان سے بچی نے دیکھا تو کہنے لگی:

”یا شیخ! آپ وہی ہیں نا، جن کی نیکیوں کا بڑا پتھر چاہے، اس کے باوجود آپ پریشان ہیں کہ کنویں سے پانی کس طرح نکالوں!“ پھر اس بچی نے کنویں میں اپنا لعاب

(یعنی تھوک) ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں کنویں کا پانی بڑھنا شروع ہو گیا حتیٰ کہ

کناروں سے نکل کر زمین پر بہنے لگا۔ شیخ نے وُضُو کیا اور اُس بچی سے کہنے لگے:

”میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے یہ مرتبہ کیسے حاصل کیا؟“ اس بچی نے

جواب دیا: ”میں رسول کریم، رُؤفٌ رَحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر کثرت سے

دُرود پاک پڑھتی ہوں۔“ یہ سُن کر حضرت شیخ سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

قسم کھائی کہ میں دربار رسالت میں پیش کرنے کے لئے دُرود و سلام کی کتاب ضرور

لکھوں گا۔ (مطالع المسرات مترجم، ص ۳۳، ۳۴) پھر آپ نے ”دَلَائِلُ الْخَيْرَات“ نامی

کتاب تحریر فرمائی جو بہت مشہور ہوئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحَنَ اللہ ! دیکھا آپ نے مَدَنی مَنَو اور مَنیو ! اُس بچی کو بیٹھے بیٹھے آقا

صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھنے کی وجہ سے کیسا عظیم مرتبہ

نصیب ہوا کہ اس کے لعاب کی برکت سے کنویں کا پانی بڑھ گیا، یہاں اس بات کا

خیال رہے کہ وہ بچی باگڑ امت تھی اس لئے کنویں میں اپنا لعاب ڈالا، بہر حال ہمیں

پانی کے کسی حوض، تالاب یا کنویں وغیرہ میں نہیں تھوکنا چاہئے۔ اُس بچی کی طرح

ہمیں بھی اپنے مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر زیادہ سے زیادہ دُرودِ پاک پڑھنے

کی عادت بنالینی چاہئے۔ ہم چاہے کھڑے ہوں، چل رہے ہوں، بیٹھے ہوں یا لیٹے

ہوں، ہماری کوشش یہی ہونی چاہئے کہ ہم دُرود شریف پڑھتے ہیں کہ اس کے ثواب

کی کوئی انتہا نہیں۔ یاد رکھئے کہ دُرودِ پاک کے مختلف الفاظ ہیں آپ کوئی سا بھی

دُرودِ پاک پڑھ سکتے ہیں مثلاً: (1) صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(2) صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد (3) الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

یَا رَسُوْلَ اللہ (4) صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## سُنّتوں بھری تحریک ”دعوتِ اسلامی“

تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کا آغاز آج (یعنی ۱۴۳۱ھ) سے تقریباً 29 سال پہلے شیخ طریقت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے چند رفقاء کے ساتھ کیا۔ دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام دیکھتے ہی دیکھتے بابُ الاسلام (سندھ)، پنجاب، سرحد، کشمیر، بلوچستان اور پھر ملک سے باہر ہند، بنگلہ دیش، عرب امارات، سی لنگا، برطانیہ، آسٹریلیا، کوریا، جنوبی افریقہ یہاں تک کہ (تادم تحریر) دُنیا کے 66 سے زائد ممالک میں پہنچ گیا اور آگے سفر جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج (یعنی ۱۴۳۱ھ میں) دعوتِ اسلامی کم و بیش 40 شعبوں میں سُنّتوں کی خدمت میں مشغول ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تھوڑی سی مدت میں دعوتِ اسلامی

کے ذریعے لاکھوں مسلمانوں کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا کر دیا۔ جہاں آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو اپنے شب و روز رضائے رب الانام عزوجل کے کاموں میں گزارنے کا ذہن دیا وہیں مدنی ممتوں اور ممتوں کی تربیت کا بھی سامان کیا چنانچہ صرف باب المدینہ کراچی کے مدارس المدینہ میں (تادم تحریر یعنی 2009ء میں) 50,000 سے زائد مدنی ممتے اور ممتیاں حفظ و ناظرہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت بھی حاصل کر رہے ہیں۔

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک مرتبہ دعوت اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ کو اس طرح ارشاد فرمایا کہ بچوں کو مدنی ذہن دینے کے لئے ”بچوں کی حکایات“ کے نام سے اسلاف کرام کے سبق آموز واقعات پر مشتمل رسائل شائع کرنے کی ترکیب کیجئے۔“ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے حکم کی تعمیل میں اس موضوع پر کام شروع کر دیا گیا۔ چنانچہ 11 منتخب واقعات پر مشتمل ”بچوں کی حکایات“

(حصہ 1) ”نور کا کھلونا“ مکتبۃ المدینہ سے شائع کیا جا رہا ہے۔ چونکہ یہ رسالہ بچوں کے لئے ہے اس لئے اسے آسان انداز میں لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہر اسلامی

بھائی اور اسلامی بہن کو بھی چاہئے کہ ان رسائل کا نہ صرف خود مطالعہ فرمائیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی شفقت و محبت سے پڑھنے کی ترغیب دیں اور دیگر مدنی مٹوں اور مٹیوں کو بھی تحفہ پیش کر کے ثواب کا انمول خزانہ جمع کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کے مقدّس جذبے کے تحت مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلسِ الْمَدِينَةِ الْعِلْمِيَّة کو دن پچیسویں رات چھیسویں ترقی عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب، مجلسِ الْمَدِينَةِ الْعِلْمِيَّة ﴿دعوتِ اسلامی﴾

۲۹ ربيع النور ۱۴۳۰ھ، 27 مارچ 2009ء

## غصہ روکنے کی فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اپنے غصے کو روکے گا اللہ عزّوجلّ قیامت کے روز اُس سے اپنا عذاب روک دے گا۔

(شعب الایمان ج ۶ ص ۳۱۵ حدیث ۸۳۱۱)

## ﴿1﴾ نور کا کھلونا

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے رسول اکرم،  
 ﷺ کو مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مجھے  
 تو آپ کی نبوت کی نشانیوں نے آپ کے دین میں داخل ہونے کی دعوت دی تھی،  
 میں نے دیکھا کہ آپ (بچپن میں) گہوارے (یعنی جھولے) میں چاند سے باتیں  
 کرتے اور اپنی انگلی سے اس کی جانب اشارہ کرتے تو جس طرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 والہ وسلم اشارہ فرماتے چاند اس جانب جھک جاتا۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم  
 نے فرمایا: ”میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا اور وہ  
 مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرش الہی کے نیچے سجدہ کرتا، اس وقت  
 میں اُس کی تَسْبِيح کرنے کی آواز سنا کرتا تھا۔ (الخصائص الکبریٰ ج 1، ص ۹۱)

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہر میں

کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

مَدَنی مَتَو اور مَدَنی مَتَو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے آقا کی مدنی

مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کیسی قُوَّت عطا فرمائی تھی کہ آپ بچپن میں اشارے سے چاند کو جدھر چاہتے لے جاتے تھے۔ جب اعلانِ نبُوَّت کے بعد تقریباً 48 برس کی عمر میں کفّارِ مکہ نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھانے کا مٹا کبہ کیا تو بھی آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اشارے سے چاند کو چاک کر کے دکھا دیا تھا۔ (مدارج النبوة، ج ۱، ص ۱۸۱)

چاند اشارے کا ہلا، حکم کا باندھا سُورج  
واہ! کیا بات شہا! تیری توانائی کی

اللَّهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ! اُن پر درودیں ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

﴿2﴾ میں کھیل گود کے لئے پیدا نہیں ہوا

حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بچپن میں ہی نبُوَّت عطا فرمادی

تھی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿۱۲﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے اسے

بچپن ہی میں نبوت دی۔ (پ ۱۶، مریم: ۱۲)



اُس وقت آپ علیہ السلام کی عمر شریف 3 سال تھی۔ اتنی سی عمر میں آپ کی عقل و دانش کمال کی تھی۔ اس کم عمری کے زمانہ میں بچوں نے آپ علیہ السلام سے کہا: ”آپ ہمارے ساتھ کھیل گود کیوں نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے کھیل گود کیلئے پیدا نہیں فرمایا۔“ (مدارج النبوة ج ۱، ص ۳۱)

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو**

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی مٹو اور مٹو! کھیل گود میں اپنا وقت برباد کرنا عقل مند کی نہیں۔ ہماری زندگی کے لمحات گویا انمول ہیرے ہیں اگر ہم نے انہیں بے کار ضائع کر دیا تو خسرت و ندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ انسان کو اس دنیا میں بہت مُختَصَر سے وقت کیلئے رہنا ہے اور اس وقفے میں اسے قبر و خُشْر کے طویل ترین معاملات کیلئے تیاری کرنی ہے لہذا انسان کا وقت بے حد قیمتی ہے۔ کاش! ہمیں ایک ایک سانس کی قدر نصیب ہو جائے کہ کہیں کوئی سانس بے فائدہ نہ گزر جائے اور کل بروز قیامت زندگی کا خزانہ نیکیوں سے خالی پا کر اشکِ ندامت (یعنی شرمندگی کے آنسو) نہ بہانے پڑ جائیں!

وقت ایک تیز رفتار گاڑی کی طرح فَرّ اٹے بھرتا ہوا جا رہا ہے نہ روکے رکتا ہے نہ پکڑنے سے ہاتھ آتا ہے، جو سانس ایک بار لے لیا وہ پلٹ کر نہیں آتا۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں  
سدا عیشِ دوراں دکھاتا نہیں

صد کروڑ کا ش! ایک ایک لمحے کا حساب کرنے کی عادت پڑ جائے کہ کہاں بسر ہو رہا ہے، زہے مقدر! زندگی کا ایک ایک لمحہ مفید کاموں ہی میں صرف ہو۔  
بروزِ قیامت اوقات کو فضول باتوں، خوش گپیوں میں گزرا ہوا پا کر کہیں کفِ افسوس ملتے نہ رہ جائیں! آہ! اے کمزور و ناتواں مدنی متو اور متیو! قیامت کے اُس کڑے وقت سے اپنے دل کو ڈرائیے اور ہر وقت اپنے تمام اعضاءِ بدن کو گناہوں کی مُصِیبت سے باز رکھنے کی کوشش فرمائیے۔

## جَنّت میں دَرَخت لگوائیے!

وقت کی اہمیت کا اس بات سے اندازہ لگائیے کہ اگر آپ چاہیں تو اس دنیا میں رہتے ہوئے صرف ایک سیکنڈ میں جَنّت کے اندر ایک دَرَخت لگوا سکتے ہیں اور جَنّت میں دَرَخت لگوانے کا طریقہ بھی نہایت ہی آسان ہے چنانچہ ایک حدیثِ پاک کے مطابق ان چاروں کلمات میں سے جو بھی کلمہ کہیں جَنّت میں ایک

دَرخت لگا دیا جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

﴿1﴾ سُبْحَنَ اللّٰهُ ﴿2﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴿3﴾ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴿4﴾ اللّٰهُ اَكْبَرُ

(سُنَن ابن ماجہ ج ۴ ص ۲۵۲ حدیث ۳۸۰۷ دارالمعرفة بیروت)

## آسان کام

دیکھا آپ نے! جنت میں دَرخت لگوانا کس قدر آسان ہے! اگر بیان کردہ چاروں کلمات میں سے ایک کلمہ کہیں تو ایک اور اگر چاروں کہہ لیں گے تو جنت میں 4 دَرخت لگ جائیں گے۔ اب آپ ہی غور فرمائیے کہ وقت کتنا قیمتی ہے کہ زبان کو معمولی سی حرکت دینے سے جنت میں دَرخت لگ جاتے ہیں تو اے کاش! فالتو باتوں کی جگہ سُبْحَنَ اللّٰهُ سُبْحَنَ اللّٰهُ کا ورد کر کے ہم جنت میں بے شمار دَرخت لگوا لیا کریں۔

## اپنا جَدُّ وَل بنا لیجئے

کوشش کیجئے کہ صبح اٹھنے کے بعد سے لیکر رات سونے تک سارے کاموں کے اوقات مقرر ہوں مثلاً اتنے بجے تہجد، علمی مشاغل، مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز فجر (اسی طرح دیگر نمازیں بھی) اشراق، چاشت، ناشتہ، مدرسے میں پڑھائی، دوپہر کا کھانا، گھریلو معاملات، شام کے مشاغل، اچھی صحبت،

(اگر یہ میسر نہ ہو تو تنہائی اس سے کہیں بہتر ہے)، اسلامی بھائیوں سے دینی ضروریات کے تحت ملاقات، وغیرہ کے اوقات مقرر کر لئے جائیں۔ جو اس کے عادی نہیں ہیں ان کیلئے ہو سکتا ہے شروع میں کچھ دشواری پیش آئے۔ پھر جب عادت پڑ جائے گی

تو اس کی برکتیں بھی خود ہی ظاہر ہو جائیں گی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

دن لھولے میں گھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے

شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رِزقِ خدا کھایا کیا فرمانِ حق ٹالا کیا

شکرِ کرم ترسِ جزا لے یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حداائق بخشش) (ماخوذ از انمول ہیرے مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾ چھوٹی مصیبت نے بڑی مصیبت سے بچالیا

ایک مرتبہ حضرت سیدنا لقمان حکیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے بیٹے کو (نصیحت

کرتے ہوئے) فرمایا: ”پیارے بیٹے! جب بھی تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو تو اسے اپنے

حق میں بہتر جان اور یہ بات دل میں بٹھالے کہ میرے لئے اسی میں بھلائی ہے۔“

بیٹے نے عرض کی: ”یہ بات میرے بس میں نہیں کہ میں ہر مصیبت کو اپنے لئے بہتر سمجھوں، میرا یقین ابھی اتنا ختم نہیں ہوا۔“ حضرت سیدنا لقمان حکیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”اے میرے بیٹے! اللہ عزوجل نے دنیا میں وقتاً فوقتاً انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھیجے، ہمارے زمانے میں بھی اللہ عزوجل نے نبی علیہ السلام کو بھیجا ہے آؤ، ہم اُس سے فیضیاب ہونے چلتے ہیں، ان کی باتیں سن کر تیرے یقین کو تقویت (یعنی مضبوطی) حاصل ہوگی۔“ چنانچہ سامانِ سفر لیا، اور خچروں پر سوار ہو کر دونوں روانہ ہو گئے۔ دورانِ سفر ایک ویران جنگل میں دو پہر ہو گئی، شدید گرمی تھی اور لو بھی چل رہی تھی، ایسے میں پانی اور کھانا وغیرہ بھی ختم ہو چکا تھا، خچر بھی تھکن اور پیاس کی شدت سے ہانپنے لگے، حضرت سیدنا لقمان علیہ رحمۃ اللہ انان اور آپ کا بیٹا خچروں سے اتر کر پیدل ہی چل پڑے، بہت دُور ایک سایہ اور دھواں سا نظر آیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آبادی کا گمان کر کے اُسی طرف بڑھنے لگے۔ راستے میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹے کو ٹھوکر لگی اور پاؤں میں ایک ہڈی اس طرح گھسی کہ تلوے سے پار ہو کر ظاہر قدم تک نکل آئی اور وہ درد کی شدت سے بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ شفقت کے سبب روتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دانتوں سے کھینچ کر ہڈی نکالی۔ اپنے مبارک عمامے سے کچھ کپڑا پھاڑا اور زخم پر باندھ دیا۔ حضرت سیدنا لقمان

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسو جب بیٹے کے چہرے پر گرے تو اُسے ہوش آ گیا، کہنے لگا: ”ابا جان! آپ تو فرما رہے تھے کہ ہر مصیبت میں بھلائی ہے لیکن اب رونے کیوں لگے؟“ فرمایا: پیارے بیٹے باپ کا اپنی اولاد کے دکھ درد کی وجہ سے غمگین ہو جانا اور رو پڑنا ایک فطری عمل ہے، باقی رہی یہ بات کہ اس مصیبت میں تمہارے لئے کیا بھلائی ہے؟ تو ہو سکتا ہے اس چھوٹی مصیبت میں مبتلا کر کے تجھ سے کوئی بہت بڑی مصیبت دور کر دی گئی ہو۔ جواب سن کر بیٹا خاموش ہو گیا۔ پھر حضرت سیدنا لقمان علیہ رحمۃ المنان نے سامنے نظر کی تو اب وہاں نہ تو دھواں تھا اور نہ ہی سایہ وغیرہ۔ چتکبرے مگھوڑے (یعنی سفید و سیاہ رنگ کے گھوڑے) پر سوار ایک شخص بڑی تیزی سے بڑھا چلا آ رہا ہے، وہ سوار قریب آ کر اچانک نظروں سے اوجھل ہو گیا! اور آواز آنے لگی: میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم فرمایا: میں فلاں شہر اور اس کے باشندوں کو زمین میں دھنسا دوں۔ مجھے خبر دی گئی کہ آپ دونوں بھی اُسی شہر ہی کی طرف آ رہے ہیں تو میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ وہ آپ کو اُس شہر سے دور رکھے۔ لہذا اُس نے یوں امتحان میں ڈالا کہ آپ کے بیٹے کے پاؤں میں ہڈی چھب گئی اور اس طرح آپ دونوں اِس چھوٹی مصیبت کی وجہ سے ایک بہت بڑی مصیبت (یعنی اس عذاب والے شہر کی زمین میں دھنسنے) سے بچ گئے۔“

پھر حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام نے اپنا مبارک ہاتھ اس بیٹے کے زخمی پاؤں پر پھیرا تو زخم فوراً ٹھیک ہو گیا۔ پھر کھانے اور پانی کے خالی شدہ برتنوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ دونوں کھانے اور پانی سے بھر گئے۔ اس کے بعد حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام نے دونوں باپ بیٹے کو سامان اور سوار یوں سمیت اٹھالیا اور آن کی آن میں یہ اپنے گھر میں موجود تھے حالانکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا گھر اُس جنگل سے کافی دن کی مسافت پر تھا۔ (عیون الحکایات، ص ۱۰۹)

**اللَّهُمَّ عَزَّ وَجَلَّ كَيْ أَنْ يَرْحَمَكِمْ هُوَ أَوْ أَنْ يَكُونَ هَمَارِي مَغْفِرَتِ هُوَ**

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مدنی مٹو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمیں ہر حال میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی

رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ رب عَزَّ وَجَلَّ کی حکمت کو سمجھنے سے ہم قاصر ہیں، اُس کے

ہر ہر کام میں حکمت ہوتی ہے کسی کو مصیبت میں مبتلا کرنا بھی حکمت تو کسی کو بے

طلب مصیبت سے بچالینا بھی حکمت۔

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

جب پڑے مشکل، شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## ﴿4﴾ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا مدنی مٹا

جب سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے نبی ہونے کا اظہار فرمایا تو عورتوں میں سب سے پہلے اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایمان لائیں۔ کچھ دن بعد امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رشتے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چچا زاد بھائی بھی تھے (اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر تقریباً 10 سال تھی)، ان کے یہاں آئے تو تاجدارِ رسالت، ماہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نماز پڑھتے دیکھا۔ جب نماز ادا کر چکے تو عرض کی: ”یہ کیا ہے؟“ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”یہ اللہ عزوجل کا وہ دین ہے جو اس نے اپنے لئے چنا اور اسے پھیلانے کے لئے اپنے رسول بھیجے، میں تمہیں اللہ اور اس کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں اور لاتے و عزّیٰ کے انکار کرنے کا کہتا ہوں۔“ حضرت سیدنا

۱: ہر ایک کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے (یعنی اسے سمجھانے) کو ”انفرادی کوشش“ کہتے ہیں۔

۲: تین مشہور اور بڑے بتوں میں سے ایک بت کا نام ہے جو عرب شریف کے شہر طائف میں تھا اور قبیلہ بنی ثقیف اس کی عبادت کرتا تھا۔ (الروض الانف، ج ۱، ص ۱۷۴)

۳: یہ خلیہ کے مقام پر ایک بت تھا جسے مُشرکین عرب پوجتے تھے (الروض الانف، ج ۱، ص ۱۷۴)



علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ”یہ بات تو میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں سنی اس لئے میں اپنے والد سے مشورہ کئے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔“ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فی الحال اس راز کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد پر ظاہر ہو جانا پسند نہ فرمایا اور ارشاد فرمایا ”اے علی! اگر تم اسلام قبول نہیں کر رہے تو خاموش رہنا۔“ مگر اسی رات اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ”آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ پر کیا پیش فرمایا تھا؟“ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور لات و عزیٰ کا انکار کر دو اور اللہ تعالیٰ کا مثل ماننے سے بڑی ہو جاؤ۔“ حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان باتوں کو مانتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ (اسد الغابہ، باب العین واللام، ج ۴، ص ۱۰۱)

**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِرَحْمَتِکَ وَرَحْمَتِ اَبِیْہِیْ وَرَحْمَتِ اُمِّہِیْ اَسْتَعِیْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَنَقِصٍ وَنُکْرٍ اَنْتَ اَعْلَمُ بِاَعْمَالِ عِبْدِکَ الْفَاقِلِ**

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

مَدَنی مَوْتُ! حضرت سَیِّدُنَا عَلِی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْمُ کی

حکایت میں آپ نے دیکھا کہ مدنی مٹے پر انفرادی کوشش کر کے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کس طرح اُن کا مدنی ذہن بنایا اور شیر خدا حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کر لیا۔ یقیناً نیکی کی دعوت کے کام میں انفرادی کوشش کو بڑا عمل دخل ہے، ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نیز سب کے سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے نیکی کی دعوت کے کام میں انفرادی کوشش فرمائی ہے۔ مدنی مٹو! آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے انفرادی کوشش کیجئے اور ثواب کا خزانہ اکٹھا کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### ﴿5﴾ مدنی مٹے کا جوشِ ایمانی

رات کا پچھلا پہر تھا، سارے کا سارا مدینہ نُوْر میں ڈوبا ہوا تھا۔ اہل مدینہ رحمت کی چادر اوڑھے مَحوِ خواب تھے، اتنے میں مُؤدِّنِ رسول حضرت سَیِّدُ نَابِلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پُر کیف صدا مدینہ منورہ کی گلیوں میں گونج اٹھی:

”آج نمازِ فجر کے بعد مجاہدین کی فوج ایک عظیم مہم پر روانہ ہو رہی ہے۔ مدینہ منورہ کی مقدّس پییاں اپنے شہزادوں کو جَنّت کا دولہا بنا کر فوراً دربارِ رسالت میں حاضر ہو جائیں۔“

ایک بیوہ صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے چھ سالہ یتیم شہزادے کو پہلو میں لٹائے سو رہی تھیں۔ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعلان سن کر چونک پڑیں! دل کا زخم ہرا ہو گیا، یتیم بچے کے والد گرامی گزشتہ برس غزوہ بدر میں شہید ہو چکے تھے۔ ایک بار پھر شجر اسلام کی آبیاری کیلئے خون کی ضرورت درپیش تھی مگر ان کے پاس چھ سالہ مدنی مٹے کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ سینے میں تھا ہوا طوفان آنکھوں کے ذریعے اُمنڈ آیا۔ آہوں اور سسکیوں کی آواز سے مدنی مٹے کی آنکھ کھل گئی، ماں کو روتا دیکھ کر بیقرار ہو کر کہنے لگا: ماں! کیوں روتی ہو؟ ماں مدنی مٹے کو اپنے دل کا درد کس طرح سمجھاتی! اس کے رونے کی آواز مزید تیز ہو گئی۔ ماں کی گریہ وزاری کے تاثر سے مدنی مٹا بھی رونے لگ گیا۔ ماں نے مدنی مٹے کو بہلانا شروع کیا، مگر وہ ماں کا درد جاننے کیلئے بھد تھا۔ آخر کار ماں نے اپنے جذبات پر بکوشش تمام قابو پاتے ہوئے کہا: بیٹا! ابھی ابھی حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کیا ہے، ”مجاہدین کی فوج میدان جنگ کی طرف روانہ ہو رہی ہے۔ آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جاں نثار طلب فرمائے ہیں۔ کتنی خوش قسمت ہیں وہ مائیں جو آج اپنے نوجوان شہزادوں کا نذرانہ لئے دربار رسالت میں حاضر ہو کر

اشکبار آنکھوں سے التجائیں کر رہی ہوں گی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہم اپنے جگر پارے آپ کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہیں، آقا! ہمارے ارمانوں کی حقیر قربانیاں قبول فرمالیجئے، سرکار! عمر بھر کی محنت و صول ہو جائے گی۔“ اتنا کہہ کر ماں ایک بار پھر رونے لگی اور بھڑائی ہوئی آواز میں کہا: کاش! میری گود میں بھی کوئی جوان بیٹا ہوتا اور میں بھی اپنا نذرانہ شوق لیکر آقا کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتی۔ مدنی مٹا ماں کو پھر روتا دیکھ کر مچل گیا اور اپنی ماں کو چپکراتے ہوئے جوشِ ایمانی کے جذبے کے ساتھ کہنے لگا: میری پیاری ماں! مت رو، مجھی کو پیش کر دینا۔ ماں بولی: بیٹا! تم ابھی کمسن ہو، میدانِ جنگ میں دشمنانِ خونخوار سے پالا پڑتا ہے، تم تلوار کی کاٹ برداشت نہیں کر سکو گے۔ مدنی مٹنے کی ضد کے سامنے بالآخر ماں کو ہتھیار ڈالنے ہی پڑے۔ نمازِ فجر کے بعد مسجدِ نبوی شریف کے باہر میدان میں مجاہدین کا جُھوم ہو گیا۔ ان سے فارغ ہو کر سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم واپس تشریف لا ہی رہے تھے کہ ایک پردہ پوش خاتون پر نظر پڑی جو اپنے چھ سالہ مدنی مٹنے کو لئے ایک طرف کھڑی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آمد کا سبب دریافت کرنے کیلئے بھیجا۔ سیدنا

بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریب جا کر نگاہیں جھکائے آنے کی وجہ دریافت کی۔ خاتون نے بھڑائی ہوئی آواز میں جواب دیا: آج رات کے پچھلے پہر آپ اعلان کرتے ہوئے میرے غریب خانے کے قریب سے گزرے تھے، اعلان سُن کر میرا دل تڑپ اُٹھا۔ آہ! میرے گھر میں کوئی نوجوان نہیں تھا جس کا نذرانہ شوق لیکر حاضر ہوتی فقط میری گود میں یہی ایک چھ سالہ یتیم بچہ ہے جس کے والد گزشتہ سال غزوہ بدر میں جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں میری زندگی بھر کی پونجی یہی ایک بچہ ہے، جسے سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدموں پر نثار کرنے کیلئے لائی ہوں۔ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیار سے مَدَنی مَنے کو گود میں اُٹھالیا اور بارگاہِ رسالت میں پیش کرتے ہوئے سارا ماجرا عرض کیا۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مَدَنی مَنے پر بہت شفقت فرمائی۔ مگر کمسنی کے سبب میدانِ جہاد میں جانے کی اجازت نہ دی۔

(ماخوذ از زلف و زنجیر ص ۲۲۲ شبیر برادرزمر کز الاولیاء لاہور)

اللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ كَيْ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ وَأَنْ يَكُنْ مِنْ رَحْمَتِكَ هُوَ

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## دنیا کیلئے تو وقت ہے مگر ...

مَدَنی مَنُو! دیکھا آپ نے مَدَنی مَنے کا جوشِ ایمانی! اللہ!

اللہ! پہلے کی مائیں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور دینِ اسلام سے

کس قَدَرِ الوہانہ مَحَبَّت کرتی تھیں۔ جو لوگ اپنے جگر پاروں کو بے وفادنیا کی

دولت کے حُصُول کی خاطر اپنے شہر سے دوسرے شہر بلکہ دوسرے ملک تک میں اور وہ

بھی برسوں کیلئے بھیجنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں مگر اپنے ہی شہر میں ہونے والے

دُعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں تھوڑی دیر کیلئے بھی جانے سے

روک دیتے ہیں، سنتوں کی تربیت کی خاطر مَدَنی قافلہ میں عاشقانِ رسول کے

ہمراہ چند روز سفر کرنے سے منع کرتے ہیں، ان کو اس ایمان افروز حکایت سے

درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ آہ! ہم تھوڑے سے وقت کی قربانی دینے سے بھی

کتراتے ہیں اور ہمارے اَسلاف اپنا جان و مال سب کچھ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں

قربان کرنے کیلئے ہر پل تیار رہتے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ علی محمد

## ﴿7﴾ مدنی منے کارو نا کام آگیا !

مشہور صحابی حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھوٹے بھائی حضرت سیدنا عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ابھی نو عمر ہی تھے غزوہ بدر کے موقع پر فوج کی تیاری کے وقت ادھر ادھر چھپتے پھر رہے تھے۔ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے تَعَجُّب سے پوچھا، کیوں چھپتے پھر رہے ہو؟ کہنے لگے، کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دیکھ لیں اور بچہ سمجھ کر جہاد پر جانے سے منع فرمادیں۔ بھیا! مجھے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں لڑنے کا بڑا شوق ہے۔ کاش! مجھے شہادت نصیب ہو جائے۔ آخر کار سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ میں آ ہی گئے اور ان کو کم عمری کی وجہ سے منع فرمادیا۔ حضرت سیدنا عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلبہ شوق کے سبب رونے لگے ان کا آرزوئے شہادت میں رونا کام آ گیا اور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمادی۔ جنگ میں شریک ہو گئے اور دوسری آرزو بھی پوری ہو گئی کہ اُسی جنگ میں شہادت کی سعادت بھی نصیب ہو گئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے بھائی عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھوٹے تھے اور تلوار بڑی تھی لہذا میں اسکی حائل (یعنی تلوار رکھنے کی جگہ) کے تسموں میں

گر ہیں لگا کر اونچی کرتا تھا۔ (الاصابہ ج ۴ ص ۶۰۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

**اللّٰهُمَّ اَعِزَّوَجَلَّ كَسِ اَنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو**

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی متو! دیکھا آپ نے! بچہ ہو یا بڑا راہ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جان قربان

کرنا ہی ان کی زندگی کا مقصد تھا۔ لہذا کامیابی خود آگے بڑھ کر ان کے قدم چومتی

تھی۔ حضرت سیدنا عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت آپ نے ملاحظہ

فرمایا اور بڑے بھائی سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعاون کے بارے

میں بھی آپ نے سنا۔ بیشک آج بھی بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی کا اور باپ اپنے

بیٹے کا تعاون کرتا ہے مگر صرف دُنیوی معاملات میں اور فقط دُنیوی مستقبل کو روشن

کرنے کی غرض سے۔ افسوس! ہمارے پیش نظر صرف دنیا کی چند روزہ زندگی ہے

جبکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی نگاہوں میں آخرت کی زندگی کی بہارتھی۔ ہم دُنیوی

آسائشوں پر نثار ہیں اور وہ اُخروی راحتوں کے طلبگار تھے۔ ہم دنیا کی خاطر

ہر طرح کی مصیبتیں جھیلنے کیلئے تیار رہتے ہیں اور وہ آخرت کی سُرخروی کی

آرزو میں ہر طرح کی راحتِ دنیا کو ٹھوکر مار کر سخت مصائب و آلام اور خون آشام



تلواروں تلے بھی مسکراتے رہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿8﴾ نابینا مدنی منے کی بینائی ٹوٹ آئی

امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ رحمۃ الباری بچپن میں نابینا ہو گئے تھے، اُس وقت کے مشہور ڈاکٹروں سے علاج کروایا گیا لیکن ان کی آنکھوں کی روشنی واپس نہ آسکی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت کیا کرتی تھیں، انہوں نے رورور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی ”یا اللہ عزّوجل! میرے بیٹے کی آنکھیں روشن کر دے“ ایک رات انہیں خواب میں اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے رونے اور کثرت سے دعا مانگنے کے سبب تمہارے بیٹے کی آنکھیں روشن کر دی ہیں۔ صبح جب امام بخاری علیہ رحمۃ الباری بستر سے اٹھے تو ان کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔ (اشعة اللمعات، ج ۱، ص ۱۰)

اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِين صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی مٹو! ہمیں بھی اپنے والدین کی خوب خدمت کر کے ان کی دعائیں  
لینی چاہئیں۔

## ﴿9﴾ ماں کی نصیحت ماننے کا صلہ

سرکارِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ”میں علمِ دین حاصل کرنے کے لئے جیلان سے بغداد قافلے کے ساتھ روانہ ہوا، جب ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ (60) ڈاکو قافلے پر ٹوٹ پڑے اور سارا قافلہ لوٹ لیا لیکن کسی نے مجھے کچھ نہ کہا، ایک ڈاکو میرے پاس آ کر پوچھنے لگا: اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا، ہاں۔ ڈاکو نے کہا: کیا ہے؟ میں نے کہا ”چالیس سونے کے سکے۔“ اس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے کہا: ”قمیض کے اندر۔“ ڈاکو اس بات کو مذاق سمجھتا ہوا چلا گیا، اس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا اور اس نے بھی اسی طرح کے سوالات کئے اور میں نے یہی جوابات اس کو بھی دیئے اور وہ بھی اسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا۔ جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے اور انہوں نے اپنے سردار کو میرے بارے میں بتایا تو مجھے وہاں بلا لیا گیا، وہ مال تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے کہنے لگا: تمہارے پاس کیا

ہے؟ میں نے کہا: چالیس سونے کے سکے ہیں، سردار نے ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے

کہا: اس کی تلاشی لو۔ تلاشی لینے پر جب سونے کے سکے نکلے تو اس نے حیران ہو کر

سوال کیا ”تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟“ میں نے کہا: والدہ ماجدہ کی

نصیحت نے۔ سردار بولا: وہ نصیحت کیا ہے؟ میں نے کہا: ”میری والدہ محترمہ نے

مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تاکید فرمائی تھی اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ سچ بولوں

گا۔“ یہ سن کر ڈاکوؤں کا سردار رو کر کہنے لگا: اس بچے نے اپنی ماں سے کیا ہوا وعدہ نہیں

توڑا اور میں نے ساری عمر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف گزار

دی ہے! اسی وقت سردار اور اس کے ساٹھ (60) ڈاکوؤں نے توبہ کی اور قافلے کا لوٹا

ہوا مال واپس کر دیا۔“ (بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ص ۱۶۸)

**اللَّهُمَّ عَزَّوَجَلَّ كَيْ أَنْ پَر رَحْمَتِ هُوَ اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو**

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مَدَنِي مَتُو! دیکھا آپ نے کہ ماں کا حکم ماننے اور سچ بولنے کی برکت سے

نہ صرف کمسن مسافر (یعنی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی رقم محفوظ رہی بلکہ لوگوں

کا مال لُوٹنے والے ڈاکو آپ کے ہاتھ پر توبہ کر کے نیک بن گئے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ماں باپ کا ہر وہ حکم فوراً مان لیا کریں جو شریعت سے نہ ٹکراتا ہو اور سچ بولنا اپنی عادت بنالیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### ﴿10﴾ گمنس مبلغ کی انفرادی کوشش

ایک اُستاد صاحب مَدْرَسے میں حسبِ معمول بچوں کو سبق پڑھا رہے تھے جن میں علمی گھرانے سے تعلق رکھنے والا ایک مَدَنی مُتَابھی شامل تھا۔ اس کی ہر ہر ادائیگی و قار اور سلیقہ تھا۔ اس کے دل کی نورانیت چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔ سُرگیس چمکتی ہوئی آنکھیں اسکی ذہانت و فطانت کی خبر دے رہی تھیں۔ وہ بڑی توجُّہ سے اپنا سبق پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں ایک بچے نے آکر سلام کیا۔ اُستاد صاحب کے منہ سے نکل گیا: ”جیتے رہو۔“ یہ سُن کر مَدَنی مُتَابھو کا اور کچھ یوں عرض کی: ”اُستاد محترم! سلام کے جواب میں تو وَعَلَيْكُمْ السَّلَام کہنا چاہیئے!“ اُستاد صاحب گمنس مبلغ کی زبان سے اصلاحی جملہ سن کر ناراض نہ ہوئے بلکہ خیر خواہی کرنے پر

خوشی کا اظہار فرمایا اور اپنے اس ہونہار شاگرد کو ڈھیروں دعا میں دی۔

(ملخصاً حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۶۳)

اللَّهُمَّ اَعِزَّوَجَلَّ كِي اَنْ پَر رَحْمَتِ هُو اور اَنْ كِي صَدَقَ هَمَارِي مَغْفِرَتِ هُو

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِين صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**بریلی کا گمن مبلغ**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ گمن مبلغ کون تھا؟ وہ

چودھویں صدی ہجری کے مجددِ دین و ملت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، حضرت علامہ

مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت

باسعادت بریلی شریف (ہند) کے محلہ جسولی میں ۱۰ شوال 1272ھ بروز ہفتہ

بوقتِ ظہر مطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صرف

تیرہ سال دس ماہ چار دن کی عمر میں مدرّس اسلامیہ میں رائج تمام علوم کی تکمیل اپنے

والد ماجد حضرت مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ المئتان سے کر کے سند فراغت حاصل

کر لی۔ اُسی دن آپ نے ایک سوال کے جواب میں پہلا فتویٰ (یعنی شرعی حکم) تحریر

فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پا کر آپ کے والد ماجد نے مسندِ افتاء آپ کے سپرد کردی اور

آخر وقت تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 55 سے زائد علوم پر عبور رکھنے والے ایسے ماہر عالم تھے کہ درجنوں علوم پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، ہر تصنیف میں آپ کی علمی وجاہت، فقہی مہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص فتاویٰ رضویہ تو اپنی مثال آپ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا جو اردو کے موجودہ تراجم میں سب پر فائق ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجمہ کا نام ”کنز الایمان“ ہے۔ جس پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاشیہ خزانہ العرفان لکھا ہے۔ ۲۵ صفر 1340ھ بمطابق 1921ء کو جمعۃ المبارک کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق 2 بج کر 38 منٹ پر، عین اذان کے وقت ادھر مؤذن نے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہا اور ادھر امام اہلسنت، حضرت علامہ مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے وصال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پُرانوار بریلی شریف (ہند) میں آج بھی زیارت گاہ خاص و عام بنا ہوا ہے۔

ڈال دی قلب میں عظمتِ مصطفیٰ

سیدی اعلیٰ حضرت پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿11﴾ باب المدینہ (کراچی) کا خوفِ خدا رکھنے والا مدنی منا

ایک مرتبہ دورانِ گفتگو شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے ترغیب کے لئے ارشاد فرمایا: ”جب میں چھوٹا تھا تقریباً سمجھ! غربت اور یتیمی کا دور تھا۔ حصولِ معاش کے لئے بھنے ہوئے چنے اور مونگ پھلیاں چھیلنے کے لئے گھر میں لائی جاتی تھیں۔ ایک سیر چنے چھیلنے پر چار آنے اور ایک سیر مونگ پھلیاں چھیلنے پر ایک آنہ مزدوری ملتی۔ ہم سب گھر والے مل کر اسے چھیلے۔ میں نا سمجھی کے باعث کبھی کبھار چند دانے منہ میں ڈال لیتا اور پھر پریشان ہو کر والدہ محترمہ سے عرض کرتا کہ ماں! مونگ پھلی والے سے معاف کرا لینا۔ والدہ محترمہ سیٹھ سے فرماتیں کہ بچے دو دانے منہ میں ڈال لیتے ہیں وہ کہہ دیتا، کوئی بات نہیں۔ میں پھر بھی سوچتا کہ میں نے تو دو دانے سے زیادہ کھائے ہیں مگر ماں نے صرف دو ہی دانے معاف کروائے ہیں! بعد میں جب شعور آیا تو پتا چلا کہ دو دانے محاورہ ہے اور اس سے مراد تھوڑے دانے ہی ہیں اور میں کبھی تھوڑے دانے کھا لیتا تھا۔ (امیر اہلسنت کی احتیاطیں، ص ۲۶)

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّوَجَلِّ كِي اَنْ يَّرْحَمَتُ هُوَ اَوْ اَنْ يَّعَذِّبَ هُوَ اَوْ اَنْ يَّغْفِرَ هُوَ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی مَتُو! دیکھا آپ نے کہ چھوٹی سی عمر میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم

العالیہ کیسی مَدَنی سوچ رکھتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ کسی کی چیز بغیر اجازت نہ

کھائیں۔ بعض بچے ٹھیلے والے کی نظروں سے بچا کر ٹھیلے سے چیزیں چرا کر کھا لیتے

ہیں، لوگوں کے گھروں کے صحن میں لگے درختوں سے پھل توڑ کر کھا لیتے ہیں، اسی

طرح کئی طریقوں سے دوسروں کی چیز بلا اجازت کھا پی لیتے ہیں اور اسے کوئی برائی

بھی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ ایسا کرنے سے بندوں کے حقوق تلف (یعنی ضائع) ہوتے

ہیں جس کا قیامت کے دن حساب دینا پڑے گا اور جب تک وہ مسلمان ہمیں

معاف نہیں کرے گا ہماری جان نہیں چھوٹے گی۔ اس لئے اگر کبھی ایسی غلطی ہو بھی

جائے تو معافی مانگنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پرہیزگار بننے کی

توفیق عطا فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

مَدَنی مَتُو! خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تل کو گلاب کے

پھول میں رکھ دو تو اُس کی صحبت میں رہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تبلیغِ قرآن و



سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہنے والا اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے بے وقعت پتھر بھی انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے دُنیا سے جاتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع اور مدنی قافلوں میں اپنے والد صاحب یا گھر کے بڑے کے ساتھ شرکت کیجئے اور شیخ طریقت امیر اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کیجئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدقہ تجھے اے ربِّ غفار دینے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ دورِ حاضر کی وہ یگانہ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر اللہ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کے احکام اور اُس کے پیارے حبیبِ حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنّتوں کے مطابق پُر سکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہی مسلم کے مُقَدَّس جذبہ کے تحت ہمارا مَدَنی مشورہ ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بیعت نہیں ہوئے تو شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے فُیُوض و بَرَکات سے مُسْتَفِید ہونے کے لئے ان سے بیعت ہو جائیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی نصیب ہوگی۔

## مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت و عمر لکھ کر عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی) ”مکتب مجلس مکتوبات و تعویذات عطارِیہ“ کے پتے پر روانہ فرمادیں، تَوٰنُ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادریہ رضویہ عطارِیہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

۱۔ نام و پتہ بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ۲۔ ایڈریس میں حُرَم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں۔ ۳۔ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور ارسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کر لیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔